ملک کے ائمہ وخطباء کا نمائندہ ادارہ
منبر ومحراب فاؤنڈیشن انڈیا
MEMBER-O-MEHRAB FOUNDATION INDIA
16-9-408/P/45, Masjid-E-Alfalah
Complex, Wahid Nagar, Old Malakpet, Hyd-36
8790157328
mmfi.info@gmail.com www.mmfi.info

بموقع جمعہ خطاب کیلئے ائمہ وخطباء کی خدمت میں پیام منبر ومحراب — سلسلہ نمبر: ۱۲۲ — ۲۶ فروری ۲۰۲۰ء

وبائی امراض اور اسلامی تعلیمات

اَلحمدُ لِلہِ رَبِّ العَالمِین وَالصلوٰۃُ والسَلامُ عَلی سَیِّدِ الاَنبِیاءِ والمُرسلین مُحَمَّد وَ آلِہٖ وَصَحبِہٖ اَجمَعِین اَمَابَعد۔ فقد قَالَ اللہُ

تَعالٰی فی کَلَامِہٖ المَجید،اَعوذُبِاللہِ مِنَ الشَیطٰنِ الرَجیم،بِسمِ اللہِ الرَحمنِ الرَحِیم؛

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفْ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (البقرۃ:155)

وقال تعالی فی مقام آخر: وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ (الشعراء:81)

و عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:"إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تُقْدِمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ" يَعْنِي الطَّاعُونَ.(ابوداؤد رقم الحدیث:3103)

سامعین محترم وحاضرین کرام!

یوں تو بیماری اور شفاء اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے صحت جیسی عظیم نعمت سے سرفراز فرماتا ہے۔ اسلامی تاریخ کا بہ غور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہمارے دین میں انسانی صحت کو ہمیشہ اہمیت دی گئی ہے، تندرستی و توانائی کے اصول بتائے گئے ہیں اور کسی بھی بیماری کو لاعلاج سمجھ کر مایوس ہونے سے نہ صرف منع کیا گیا ہے؛ بل کہ حسب استطاعت بیماری کے وقت ادویات استعمال کرنے اور ظاہری اسباب کو بروئے کار لانے کی بھی ترغیب دی گئی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے ”اللہ تعالی نے ہر بیماری کی دواء نازل کی ہے، یہ الگ بات ہے کہ کسی نے معلوم کرلی اور کسی نے نہیں کی۔(مستدرک حاکم) نیز نبی کریم ﷺ نے متعدد اشیاء مثلاً شہد، کلونجی، عجوہ کھجور وغیرہ کو بطور علاج استعمال کرنے کا حکم فرمایا۔ آپ ﷺ نے اپنی حیات میں جہاں روحانی اور باطنی بیماریوں کے حل تجویز فرمائے وہیں جسمانی اور ظاہری امراض کے لیے بھی اس قدر آسان اور نفع بخش ہدایات دیں کہ دنیا چاہے جتنی بھی ترقی کرلے؛ لیکن ان سے ہرگز بے نیاز نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ روزانہ کم از کم پانچ مرتبہ وضو کرنا، گھر اور آنگن کی صفائی کا خیال رکھنا، جنسی عمل کے بعد لازماً غسل کرنا، بالوں اور ناخنوں کی تراش خراش کرنا، منہ، ناک اور کان کی صفائی

کرنا، صاف ستھرالباس پہننا، کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا، یہ سب وہ چیزیں ہیں جو ہزاروں سال سے ہمارے دین کالازمی حصہ ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بھی ان چیزوں کا حکم دیا گیا تھا۔ دور جدید کے سائنسی اصول بھی انہیں باتوں کی تلقین کرتے ہیں۔ اگر انسان صحت مند نہ ہو تو وہ کسی کام کو بھی صحیح طور پر انجام نہیں دے سکتا، دین نے صحت کی حفاظت کو بڑی اہمیت دی ہے اور ایسی تمام چیزوں سے روکا ہے جو صحت کیلئے نقصان دہ ہوں۔

31 دسمبر 2019ء کو چین میں ایک ایسی بیماری سامنے آئی جس نے 2020ء میں تمام دنیا کو خوف وہراس میں مبتلا کر دیا۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ یہ بیماری انسان کے نظام تنفس پر حملہ کرتی ہے اور کچھ ہی دنوں میں انسان موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ کروناوائرس سب سے پہلے چین کے شہر ووہان میں پھیلا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے شہر پر خطرات کے بادل منڈلانے لگے۔ اس شہر کو چینی حکومت کی طرف سے سیل کر دیا گیا۔ کروناوائرس کی علامتوں میں ناک بہنا شروع ہو جاتی ہے، کھانسی، گلے میں خراش، بخار، خشک کھانسی کے بعد یہ انفیکشن پھیپھڑوں اور سانس کی نالی میں چلا جاتا ہے، نمونیا ہو جاتا ہے، سانس لینے میں دقت ہوتی ہے اور انسان کی موت ہو جاتی ہے۔ کروناوائرس کے لیے سب سے ترقی یافتہ ملک چین میں اب تک کوئی علاج دستیاب نہ ہو سکا۔ ماہرین صحت کے مطابق اس سے بچنے کا یہ طریقہ ہے کہ ہاتھ دھوئے جائیں، گندے ہاتھ منہ، ناک اور کان پر نہ لگائے جائیں، منہ پر ماسک پہنا جائے اور ان لوگوں سے فاصلہ رکھا جائے جو اس مرض میں مبتلا ہو جائیں۔ ماہرین طب کے مطابق چین کے شہر ووہان میں اس کے پھیلاؤ کا سبب چمگادڑ کا سوپ، جنگلی جانوروں کے کچے گوشت کا استعمال اور سمندری جانور ہے۔ جانوروں سے یہ وائرس انسانوں میں منتقل ہوا ہے۔ اس کے بعد اس کا پھیلاؤ انسانوں سے انسانوں میں ہوتا جارہا ہے۔ 11 جنوری کو چین میں کروناوائرس کی وجہ سے پہلی موت ہوئی۔ اس کے بعد سے اب تک چین میں ہزاروں ہلاکتیں ہو چکی ہیں اور متاثرہ افراد کی تعداد تو اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔

یہ پہلا موقع نہیں کہ دنیا کو ایسے وائرس سے پالا پڑا ہو، اس سے قبل ڈینگی وائرس، سوائن فلو وائرس، برڈ فلو اور سارس جیسے وائرس خوب تباہی مچا چکے ہیں، مگر ان کی تباہ کاریاں کرونا جیسی نہ تھیں، اس نے تو پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ۱۹۸۰ء کی دہائی سے ایچ آئی وی کا وائرس سامنے آیا، جس نے دنیا بھر میں بڑی تعداد میں لوگوں کو متاثر کیا۔ ۲۰۰۴ء سے ۲۰۰۷ء کے دوران برڈ فلو پھیلا۔ ۲۰۰۹ء میں خنزیر کی وجہ سے سوائن فلو پھیلا۔ چمگادڑوں سے ایبولا وائرس انسانوں میں منتقل ہوا، اس وضاحت سے پتہ چلتا ہے کہ حالیہ عرصہ میں کوئی نہ کوئی وائرس دنیا کے کسی نہ کسی علاقہ میں تباہی مچاتا رہا ہے، فی الحال پوری دنیا کروناوائرس سے پریشان ہے۔

حاضرین مجلس!

جیسا کہ ابھی عرض کیا گیا کہ انسانی معاشروں کے لیے وبائی امراض کوئی نئی بات نہیں، البتہ وبائیں کیوں آتی ہیں یہ سوال زیادہ اہمیت کا حامل ہے، وائرس اور وبائی امراض کے کچھ اسباب تو وہ ہیں جن کا ہماری محدود عقلیں ادراک کر لیتی ہیں اور میڈیکل سائنس ان کے بارے میں کھوج لگا لیتی ہے، لیکن وائرس اور وبائی امراض کے کچھ باطنی اسباب ہوتے ہیں جس کا علم وحی الٰہی کے ذریعہ ہوتا ہے، قرآن وسنت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں عام ہونے والے مہلک وائرس اور وباؤں کا انسانی اعمال سے بڑا گہرا تعلق ہے، ابن ماجہ کی ایک روایت ہے جس کے راوی حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ ہیں، اس تفصیلی روایت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس قوم میں علانیہ

فحاشی اور بے حیائی کے کام ہونے لگیں اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں، حدیث بالا میں جس طاعون کا ذکر کیا گیا ہے اس میں تمام وائرس اور وبائیں داخل ہیں، جو دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں لوگوں کو نگل جاتی ہیں، حدیث پر غور کیجئے اور سوچئے کہ کیا موجودہ دور میں علانیہ فحاشی عام نہیں؟ کیا آج کے معاشروں میں فحاشی سر چڑھ کر نہیں بول رہی ہے؟ اور کیا اس وقت نت نئی وبائیں زور نہیں پکڑ رہی ہیں؟ ایسے وبائی امراض سے تحفظ کے لیے جہاں احتیاطی تدابیر اپنانا ضروری ہے وہیں معاشرہ کو سماجی برائیوں سے پاک رکھنا بھی ضروری ہے، اس قسم کے وائرس جب انسانوں کو سیکڑوں کی تعداد میں نگلتے جا رہے ہوں تو ضروری ہے کہ لوگ بد عملی سے سچی توبہ کریں، اور ہر قسم کے گناہوں سے مکمل اجتناب کریں۔

صحیح احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ طاعون اور اس جیسی وبائیں دراصل خدا کا عذاب ہوتی ہیں، جنھیں اللہ تعالیٰ تنبیہ کے لیے بھیجتا ہے، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ یہ اللہ کا عذاب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے نازل کرتا ہے، اور اسے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے رحمت بنایا ہے، پس جو کوئی مسلمان طاعون میں مبتلا ہو جائے پھر ثواب کی امید رکھ کر اس پر صبر کرے اور اسی بستی میں ٹھہرا رہے اس یقین کے ساتھ کہ اسے وہی مصیبت پہونچے گی جو اللہ نے اس کے لیے مقدر کر رکھی ہے تو ایسے مومن کے لیے شہید کے برابر اس کا اجر ملے گا۔ (بخاری شریف)

بخاری اور مسلم کی ایک اور حدیث میں طاعون کے متعلق ارشاد ہے کہ طاعون دراصل عذاب ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل یا تم سے پہلے کسی قوم پر بھیجا تھا، جس علاقہ کے بارے میں تم سنو کہ وہاں طاعون کی وبا پھیلی ہے تو وہاں نہ جاؤ، اور اگر تمہارے علاقہ میں طاعون پھیل جائے تو وہاں سے راہِ فرار اختیار نہ کرو، ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے وائرس دراصل عذاب خداوندی ہوتے ہیں، سچی توبہ اور اعمال کی اصلاح کے ذریعہ ان سے تحفظ کا سامان فراہم کرنا چاہیے۔

ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس قسم کے وائرس اور وباؤں کی صورت میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں ہے، نبی رحمت ﷺ نے چودہ سو برس پہلے ہی بتلا دیا کہ وائرس زدہ علاقہ کے لوگوں کو اپنا علاقہ نہیں چھوڑنا چاہیے، اور دیگر مقامات کے افراد کو متاثرہ علاقوں میں داخل نہیں ہونا چاہیے، جب متاثرہ علاقوں کے لوگ دوسرے مقامات پر جائیں گے تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ وائرس ان مقامات کو اپنی لپیٹ میں لے لے، نیز جب متاثرہ علاقوں کے غیر متاثر لوگ علاقہ چھوڑ دیں گے تو وائرس کے شکار مریضوں کا کوئی پرسان حال نہیں رہے گا۔

موجودہ دور میں وباؤں کے پھوٹ پڑنے کا ایک اہم سبب ظلم و تشدد میں اضافہ ہے، چین میں مذہبی اقلیتوں بالخصوص ایغور مسلمانوں کے ساتھ جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں کسی انسانی معاشرہ میں ان کا تصور نہیں کیا جا سکتا، ایغور مسلمانوں کو ڈیٹنشن سینٹروں میں ٹھوس کر پورے علاقے کو ایک بڑی جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے، انہیں زبردستی خنزیر کا گوشت کھلایا جا رہا ہے، اس وقت پوری دنیا کرونا وائرس کے خاتمہ کے لیے فکر مند ہے، اور ہر ملک بھرپور احتیاطی تدابیر اختیار کر رہا ہے، لیکن موجودہ حکمرانوں کو ایسے وائرس کے باطنی پہلو پر بھی توجہ دینا چاہیے، وباؤں کے نتیجے میں ہونے والی ہلاکتوں پر فکر مند ہونے والے عالمی قائدین ظالمانہ جنگوں میں ہونے والی

لاکھوں ہلاکتوں کو کیوں نظر انداز کرتے ہیں، حالیہ جنگوں میں لاکھوں بے قصور مسلمان ہلاک کئے گئے، کیاان بے قصوروں کو جینے کا حق نہیں تھا؟ ایغور اور چینی مسلمانوں کو اسلامی پردہ سے روکا گیا، آج اللہ نے ایسی حالت پیدا کردی کہ چین کا ہر شخص اپنے جسم کو ڈھانکنے پر مجبور ہے۔

وائرس اور وبائی امراض کا کھانے پینے کے نظام سے بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے، کھانے کی چیزوں میں بے احتیاطی اور حرام جانوروں کا استعمال جنھیں خالق جن وانس نے حرام ٹھہرایا ہے، اس قسم کے وائرس کے پھیلاؤ کا ذریعہ بنتا ہے، حالیہ کروناوائرس کے بارے میں ماہرین نے وضاحت کی ہے کہ یہ وائرس بعض جنگلی جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہوا ہے، چین کے جس شہر ووھان سے یہ وبا پھوٹی ہے وہاں ہر قسم کے جنگلی جانوروں کے کھانے کا رواج عام ہے، بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ وائرس چمگاڈر اور سانپوں سے منتقل ہوا ہے، چینی لوگ کتے، بلی، چوہے، سانپ اور ہر قسم کے جنگلی درندوں کو کھا جاتے ہیں، انسان کا خالق رب کائنات ہے، وہ بہتر جانتا ہے کہ انسانوں کے لیے کیا چیزیں اور کونسے جانور مفید ہیں اور کونسے مضر ہیں، جب انسان اس خدائی ضابطے کو توڑتا ہے اور چوہے، بلی اور کتے سانپ کو تک ہڑپ کر جاتا ہے تو لا محالہ اس کے سنگین نتائج برآمد ہو جاتے ہیں۔

وبائی امراض اور وائرس کے عمومی پھیلاؤ کے موقع پر لوگوں کی ساری توجہ صرف ظاہری تدابیر پر ہوتی ہے، ظاہری تدابیر ضرور اختیار کی جائیں لیکن اس کے ساتھ رجوع إلی اللہ اور اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرنے کا اہتمام ضروری ہے، ہر قسم کے وائرس بیماریوں اور مخلوقات کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے صبح وشام کی دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے، چند دعائیں یہ ہیں:

- بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الأرض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم۔[1]
- أعوذ بکلمات اللہ التامات کلہا من شر ما خلق۔[2]
- اللہم عافنی فی بدنی، اللہم عافنی فی سمعی، اللہم عافنی فی بصری۔[3]

وائرس اور وباؤں کے عمومی پھیلاؤ کے موقع پر بعضے لوگ شدید مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں، اور اسے اپنے لیے بہت بڑی مصیبت خیال کرتے ہیں، بلاشبہ فطرت انسانی مصائب وآفات پر بے چین ہو جاتی ہے، لیکن ہر قسم کی بیماریوں اور وبائی امراض کے موقع پر ایک مومن کو یہ حقیقت پیش نظر رکھنا چاہیے کہ یہ وبائیں اہل ایمان کے لیے رحمت ہیں، حدیث شریف میں طاعون کو مومنوں کے لیے رحمت قرار دیا گیا ہے، بشرطیکہ صبر اور ثواب کی امید کے ساتھ اللہ کی ذات پر سچا یقین رکھے۔

بزرگو اور بھائیو!

اگر انسان صحت مند نہ ہو تو دنیا کی تمام رنگینیاں، دلچسپیاں، گونا گوں نعمتیں سب بے کار ہیں۔ صحت و تندرستی کے عالم میں انسان کو اس نعمت کی قدر وقیمت کا قطعی احساس نہیں ہوتا؛ لیکن بیماری، دکھ اور تکالیف جھیل کر اور پھر خوش قسمتی سے بیماری سے مکمل شفایابی پا کر اسے اس انمول اور بیش بہا نعمت کی قدر وقیمت کا احساس ہوتا ہے کہ تندرستی ہزار نعمت ہے اور جان ہے تو جہاں ہے۔ کسی بیمار شخص کی سب سے بڑی تمنا اور خواہش صحت کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتی۔

بہترین صحت بخش غذا کا حصول، ورزش، آرام، ذہنی اور دماغی سکون، بروقت علاج معالجہ ہماری زندگی کو پر سکون اور صحت مند بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ قدرت نے انسانی جسم میں ایک خود مدافعتی انتظام رکھا ہے جو ہمیں بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھنے اور صحت یاب ہونے میں مدد دیتا ہے۔ ہمارے جسم کے اندر ایسے ایسے نظام موجود ہیں کہ ہم جب ان پر غور کرتے ہیں تو عقل حیران رہ جاتی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص ساڑھے 4 ہزار بیماریاں ساتھ لے کر پیدا ہوتا ہے۔ یہ بیماریاں ہمارے جسم میں ہر وقت سر گرم عمل رہتی ہیں‘ مگر ہماری قوتِ مدافعت، ہمارے جسم کے نظام ان کی ہلاکت آفرینیوں کو کنٹرول کرتے رہتے ہیں، مثلاً ہمارا منہ روزانہ ایسے جراثیم پیدا کرتا ہے جو ہمارے دل کو کمزور کر دیتے ہیں مگر ہم جب تیز چلتے ہیں‘ جاگنگ کرتے ہیں یا واک کرتے ہیں تو ہمارا منہ کھل جاتا ہے، ہم تیز تیز سانس لیتے ہیں۔ یہ تیز تیز سانسیں ان جراثیم کو مار دیتی ہیں اور یوں ہمارا دل ان جراثیموں سے بچ جاتا ہے۔

مختصر یہ کہ ہم اگر روز اپنے بستر سے اٹھتے ہیں‘ جو چاہتے ہیں کھا لیتے ہیں اور یہ کھایا ہوا ہضم ہو جاتا ہے‘ ہم سیدھا چل سکتے ہیں‘ دوڑ لگا سکتے ہیں‘ جھک سکتے ہیں اور ہمارا دل‘ دماغ‘ جگر اور گردے ٹھیک کام کر رہے ہیں‘ ہم آنکھوں سے دیکھ‘ کانوں سے سن‘ ہاتھوں سے چھو‘ ناک سے سونگھ اور منہ سے چکھ سکتے ہیں ...تو پھر ہم سب اللہ تعالیٰ کے فضل، اس کے کرم کے قرض دار ہیں اور ہمیں اس عظیم مہربانی پر اپنے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ صحت وہ نعمت ہے جو اگر چھن جائے تو ہم پوری دنیا کے خزانے خرچ کر کے بھی یہ نعمت واپس نہیں لے سکتے، ہم اپنی ریڑھ کی ہڈی سیدھی نہیں کر سکتے۔ یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اسی لئے ربِ رحمان سورۃ الرحمن میں فرماتے ہیں: ”اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے !!“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے معافی اور صحت کا سوال کرتے رہا کرو کیونکہ ایمان کی نعمت کے بعد تندرستی سے بہتر کوئی نعمت نہیں۔“

اللہ پاک ہم سب کو ہمیشہ تندرست اور آباد رکھے، آمین یارب العالمین۔

خلاصہ خطاب

اللہ تعالی نے جو صحت کی نعمت اپنے فضل سے ہمیں عطا کی ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم اس نعمت کی قدر بھی کریں اور اس نعمت پر شکر بھی ادا کریں بیماری سے پہلے صحت کو غنیمت جاننے کا حکم رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو دیا ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم ایسی غذاؤں کا استعمال کریں جو پاکیزہ بھی ہوں اور حلال بھی ہوں، اور صحت بخش بھی ہوں

موضوع سے متعلق بعض آیات وروایات

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (155)

ترجمہ: اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (الشعراء:80)

ترجمہ: اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو مجھے شفا بخشتا ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى أُولَئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ (فصلت:44)

ترجمہ: اور اگر ہم اس قرآن کو غیر زبان عرب میں (نازل) کرتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیتیں (ہماری زبان میں) کیوں کھول کر بیان نہیں کی گئیں۔ کیا (خوب کہ قرآن تو) عجمی اور (مخاطب) عربی۔ کہہ دو کہ جو ایمان لاتے ہیں ان کے لئے (یہ) ہدایت اور شفا ہے۔ اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں گرانی (یعنی بہراپن) ہے اور یہ ان کے حق میں (موجب) نابینائی ہے۔ گرانی کے سبب ان کو (گویا) دور جگہ سے آواز دی جاتی ہے۔

ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (النحل:69)

ترجمہ: اور ہر قسم کے میوے کھا۔ اور اپنے پروردگار کے صاف رستوں پر چلی جا۔ اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں (کے کئی امراض) کی شفا ہے۔ بے شک سوچنے والوں کے لیے اس میں بھی نشانی ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ (یونس:57)

ترجمہ: لوگو تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا۔ اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آپہنچی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّى الْهَمُّ يَهُمُّهُ إِلَّا يُكَفِّرُ اللهُ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ. (ترمذیؒ رقم الحدیث: 9667)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن کو جو بھی تکان، غم، اور بیماری حتیٰ کہ فکر لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے"۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَؓ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ، وَالسَّامُ: الْمَوْتُ. (ترمذیؒ رقم الحدیث: 2014)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم لوگ اس کالے دانہ (کلونجی) کو لازمی استعمال کرو اس لیے کہ اس میں «سام» کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء موجود ہے، «سام» موت کو کہتے ہیں“۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ، قال: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، وأبي النضر مولى عمر بن عبيد الله، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ أُسَامَةُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " الطَّاعُونُ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أُرْسِلَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ "، وقَالَ أَبُو النَّضْرِ: لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارٌ مِنْهُ. (رواہ مسلم رقم: 5772)

ترجمہ: سیدنا عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا: تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب میں۔ اسامہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی میں طاعون نمودار ہو تو مت نکلو بھاگ کر اس کے ڈر سے۔“

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تُقْدِمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ" يَعْنِي الطَّاعُونَ. (ابوداؤد رقم الحدیث: 3103)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم کسی زمین کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو تم وہاں نہ جاؤ اور جس سر زمین میں وہ پھیل جائے اور تم وہاں ہو تو طاعون سے بچنے کے خیال سے وہاں سے بھاگ کر (کہیں اور) نہ جاؤ“۔

عن اسامة بن شريك، قال: قالت الاعراب: يا رسول الله، الا نتداوى؟ قال: " نعم يا عباد الله، تداووا، فإن الله لم يضع داء إلا وضع له شفاء، او قال: دواء، إلا داء واحدا، قالوا: يا رسول الله، وما هو؟ قال: الهرم " (ترمذیؒ، رقم الحدیث: 2038)

ترجمہ: اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اعرابیوں (بدوؤں) نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا ہم (بیماریوں کا) علاج کریں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، اللہ کے بندو! علاج کرو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے اس کی دوا بھی ضرور پیدا کی ہے، سوائے ایک بیماری کے“، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کون سی بیماری ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بڑھاپا“۔

عن ابی هریرة، قال: جاء النبی ﷺ یعودنی، فقال لی: "الا ارقیك برقیة جاءنی بها جبرائیل؟ قلت: بابی وامی، بلی یا رسول الله، قال: "بسم الله ارقیك، والله یشفیك من كل داء فیك، من شر النفاثات فی العقد، ومن شر حاسد إذا حسد ثلاث مرات". (ابن ماجۂ رقم الحدیث:3524)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا میں تم پر وہ دم نہ کروں جو میرے پاس جبرائیل لے کر آئے؟''، میں نے عرض کیا: ضرور یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ پڑھا: «بسم الله أرقيك والله يشفيك من كل داء فيك من شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد إذا حسد» اللہ کے نام سے میں تم پر دم کرتا ہوں، اللہ ہی تمہیں شفاء دے گا، تمہارے ہر مرض سے، گرہوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے، اور حاسد کے حسد سے جب وہ حسد کرے''۔